اسماء القرآن

جناب محمد رفیق صاحب۔ منصورہ۔ لاہور

قرآن مجید نے اپنی گوناگوں اور مختلف حیثیات کے پیشِ نظر اپنے لیے بعض ایسے صفاتی نام تجویز کیے ہیں جن کے ذریعے وہ اپنا تعارف کراتا ہے اور جس کے نتیجے میں اس کا عظیم مرتبہ و مقام واضح ہوتا ہے۔ اس ضمن میں اگرچہ لفظِ "قرآن" کی لغوی بحث میں کئی اقوال ملتے ہیں تاہم اس لفظ کی حیثیت بھی اسمِ عَلم یعنی اس کے اصل نام کی ہو گئی ہے، کیونکہ بعض دوسری الہامی کتابوں مثلاً توریت اور انجیل (جو کہ اب لفظی اور معنوی طور پر محرّف ہو چکی ہیں) کے اسماء کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے اپنی آخری کتاب کے لیے جو نام اختیار کیا ہے وہ قرآن ہی ہے۔ سورۂ توبہ میں ہے کہ:

إِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ط يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيَقْتُلُوْنَ وَيُقْتَلُوْنَ قف وَعْدًا عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَالْقُرْاٰنِ ط ۔ (سورہ توبہ۔ آیت ۱۱۱)

بے شک اللہ نے اہلِ ایمان سے خرید لیا ہے ان کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو اس کے عوض میں کہ انہیں جنت ملے گی۔ یہ لوگ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں تو کبھی قتل کر ڈالتے ہیں اور کبھی قتل ہو جاتے ہیں۔ اس پر ہمارا ایک سچا وعدہ ہے توریت میں، انجیل میں اور قرآن میں۔

پھر اس کتابِ الٰہی کے تمام اسماء میں بھی سب سے زیادہ قرآن ہی کا نام مذکور ہوا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح اسمائے حسنیٰ میں "اللہ" کا نام ہی قرآن مجید میں سب سے زیادہ مرتبہ وارد ہوا ہے

قرآن مجید نے اپنے لیے جو اسماء و القاب اختیار کیے ہیں، اُن کو ہم اس مضمون میں حروفِ تہجی کے اعتبار سے بیان کریں گے اور ہر ایک نام کے تحت صرف ایک ہی حوالے پہ اکتفا کریں گے تاکہ طوالت پیدا نہ ہو۔

اَحْسَنَ الْحَدِیْث | قرآن مجید کا ایک صفاتی نام "احسن الحدیث" ہے جس کے معنی ہیں، "بہترین کلام"، "عمدہ ترین بات"، "سب سے اچھی بات"۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید سے بڑھ کر کوئی کلام بہتر اور عمدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ اس خالقِ کائنات کا کلام ہے جس کا کوئی شریک و سہیم اور ثانی نہیں ہے۔

اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِيْثِ	اللہ نے بہترین کلام نازل کیا ہے، ایک
كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖ	کتاب، باہم ملتی جلتی اور بار بار دہرائی ہوئی،
تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِيْنَ	اس سے اُن لوگوں کی جلد کانپ اُٹھتی ہے جو
يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ	اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔

(الزمر۔ آیت ۲۳)

اَمْر | قرآن مجید کا ایک نام "اَلْاَمْرُ" ہے جس کے معنی "حکم" کے ہیں۔ قرآن مجید ان معنوں میں "اَلْاَمْرُ" ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ کے احکام بیان ہوئے ہیں جن کی تعمیل اور اطاعت کرنا اس کے بندوں پر فرض ہے۔

ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ اَنْزَلَهٗۤ	یہ حکم ہے اللہ کا جو اُس نے تمہارے
اِلَيْكُمْ ۔ (الطلاق۔ آیت ۵)	پاس بھیجا ہے۔

بُرہان | قرآن مجید کی ایک صفت "البرہان" ہے جس کے معنی ہیں مضبوط اور روشن دلیل، حجّتِ قاطع، ہر حال میں سچی دلیل۔ قرآن مجید کے البرہان ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ حجّتِ قاطع ہے۔ ہر شبہے کا ازالہ، ہر اعتراض کا جواب اور ہر سوال کا تشفی بخش جواب ہے۔ یہ اپنی دلیل آپ ہے اور ع

آفتاب آمد دلیلِ آفتاب

والی بات ہے۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ	اے لوگو! تمہارے پاس یقیناً ایک دلیل

بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ — تمہارے رب کی طرف سے آچکی ہے اور
اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ○ — ہم نے تمہاری طرف ایک کھلا ہوا نور بھیجا ہے۔

(النساء - ۱۷۴)

بشریٰ | "بشریٰ" بھی قرآن مجید کا ایک نام ہے، جس کے معنی "خوش خبری" کے ہیں۔ قرآن مجید کے "بشریٰ" ہونے کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اہلِ ایمان کو جنت کی بشارت دیتا ہے۔ وہ اُن کو اُن کے اچھے اعمال کے بہتر بدلے اور ثواب کی خوش خبری سناتا ہے۔

وَ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ — اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے۔
تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّ هُدًى — ہر بات کو کھول دینے والی اور اہل اسلام
وَّ رَحْمَةً وَّ بُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ○ — کے حق میں ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔

(النحل - ۸۹)

بشیر | "بشیر" بھی قرآن مجید کے ناموں میں سے ایک نام ہے، جس کے معنی ہیں "خوشخبری دینے والا"، "بشارت دینے والا"۔ یہ لفظ حضورؐ کی صفت کے طور پر بھی آیا ہے۔ قرآن مجید ان معنوں میں بشیر ہے کہ وہ انسان کو آخروی زندگی کی نعمتوں، آسائشوں اور جنت کی بشارت دیتا ہے، بشرطیکہ وہ اس قرآن مجید کی پیروی کرے اور وہ نیک لوگوں کو جنت کے اچھے انجام کی خوشخبری دیتا ہے۔

كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا — یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں کھول کر بیان
عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ○ بَشِيْرًا — کر دی گئی ہیں، یعنی قرآن عربی جو سمجھ والوں کے
وَّ نَذِيْرًا ج — لیے مفید ہے اور انہیں بشارت دینے والا اور
(حٰمٓ سجدہ - ۳، ۴) — خبردار کرنے والا ہے۔

بصائر | قرآن مجید کی ایک صفت "بصائر" ہے، جو بصیرت کی جمع ہے جس کے معنی ہیں سمجھ بوجھ، علم کی روشنی، کھلی حقیقت۔ قرآن مجید اس مفہوم میں "بصائر" ہے کہ وہ ایسی کھلی حقیقتوں کا بیان ہے جن سے انکار ممکن نہیں ہے۔ وہ علم کی ایسی روشنی ہے کہ جس میں کسی دھوکے، فریب نظر، جہالت یا گمراہی کا کوئی امکان نہیں ہے۔ وہ دل کی آنکھوں کے پردے ہٹا دینے والی کتاب ہے۔

هٰذَا بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ — یہ (قرآن) لوگوں کے لیے بصیرتوں کا مجموعہ

وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّقَوْمٍ	ہے اور ہدایت کا ذریعہ ہے۔ اور یقین لانے
يُّوْقِنُوْنَ ۝	والوں کے لیے بڑی رحمت ہے۔

(الجاثیہ - ۲۰)

بلاغ قرآن مجید کا ایک نام "بلاغ" بھی ہے جس کے معنی ہیں "پیغام" یا "وہ ذریعہ جو منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔" قرآن مجید کو بلاغ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کے بندوں کے نام پیغام ہے۔ اور یہ قربِ الٰہی کا ذریعہ بھی ہے۔

هٰذَا بَلٰغٌ لِّلنَّاسِ وَ	یہ (قرآن)، لوگوں کے لیے ایک پیغام
لِيُنْذَرُوْا بِهٖ وَلِيَعْلَمُوْٓا	ہے اور تاکہ اس کے ذریعے سے وہ خبردار
اَنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ وَّ	کر دیئے جائیں اور تاکہ وہ یقین کر لیں کہ وہی
لِيَذَّكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝	ایک معبود ہے اور تاکہ عقل والے نصیحت
(ابراہیم - ۵۲)	حاصل کریں۔

بیان قرآن مجید کا ایک صفاتی نام "بیان" بھی ہے، جس کے معنی ہیں "اظہارِ حقیقت"، "کسی چیز کا کھل کر سامنے آنا"، "واضح ہو جانا" اور "وہ دلیل جس سے کوئی چیز ظاہر ہو جائے۔" قرآن مجید ان معنوں میں بیان ہے کہ وہ لوگوں کے سامنے انسان، کائنات اور خدا کے بارے میں اصل حقیقت کا اظہار ہے۔ وہ راہِ ہدایت کو واضح کرتا ہے اور زندگی کی غلط راہوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَ	یہ لوگوں کے لیے ایک بیان ہے اور
هُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝	ڈرنے والوں کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے۔

(آلِ عمران - ۱۳۸)

بیّنہ قرآن مجید کی ایک صفت "بیّنہ" ہے، جس کے معنی ایسی واضح حقیقت اور روشن دلیل کے ہیں جو عقلی اعتبار سے اور محسوس طور پر واضح ہو۔ قرآن مجید کے "بیّنہ" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ ایک ایسی کھلی حقیقت اور روشن دلیل ہے جو عقل کو اپیل کرتی ہے اور جسے انسانی بصیرت محسوس کرتی ہے۔

فَقَدْ جَآءَكُمْ بَيِّنَةٌ مِّنْ	پس اب آ چکی ہے تمہارے پاس تمہارے

رَّبِّكُمْ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ ۚ (الانعام - ۱۵۷) رب کی طرف سے ایک روشن دلیل اور ہدایت اور رحمت۔

تبیان | قرآن مجید کا ایک نام "تبیان" ہے، جس کے معنی ہیں "واضح اور مفصل طور پر بیان کرنا"۔ قرآن مجید کے "تبیان" ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس نے ہر اس چیز کو واضح اور مفصل طور پر بیان کر دیا ہے، جس کا تعلق عقیدے اور عمل سے ہے۔ گویا قرآن مجید وہ کتاب ہے جس میں دینِ اسلام کی پوری وضاحت موجود ہے اور شہادتِ حق ادا کر دی گئی ہے۔

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۝ (النحل - ۸۹)
اور ہم نے آپ پر کتاب نازل کی ہے ہر بات کو کھول دینے والی اور اہلِ اسلام کے حق میں ہدایت اور رحمت اور خوشخبری ہے۔

تذکرہ | قرآن مجید کا ایک صفاتی نام "تذکرہ" ہے جس کے معنی ہیں "یاد دلانا"، "یاد دھانی کرانا" قرآن مجید ان معنوں میں تذکرہ ہے کہ یہ ہمیں ہماری اصل فطرتِ اسلام یعنی توحید کے سبق کی یاد دھانی کراتا ہے۔ وہ ہمارے ضمیر کو خوابِ غفلت سے جگاتا اور جھنجھوڑتا ہے۔ وہ ہمیں تاریخی واقعات اور پہلی قوموں کے حالات کی یاد دہانی کراتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ اور بے لاگ انصاف کی طرف ہماری توجہ مبذول کراتا ہے۔

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ (الحاقہ: ۴۸)
اور یہ (قرآن) بے شک نصیحت ہے متقیوں کے لیے۔

تنزیل | قرآن مجید کا ایک نام "تنزیل" بھی ہے، جس کے معنی ہیں "نازل کرنا"، "نازل شدہ"، "اُتارا ہوا"۔ قرآن مجید کو اس لیے تنزیل کہا گیا ہے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کا نازل کردہ کلام ہے۔ کسی انسان یا مخلوق کا قول نہیں ہے۔ اور اسے اللہ تعالیٰ نے نہایت اہتمام سے نازل فرمایا ہے۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الشعراء: ۱۹۲)
اور بے شک یہ (قرآن) پروردگارِ عالم کا اُتارا ہوا ہے۔

حق | قرآن مجید کی ایک صفت "حق" بھی ہے۔ حق کے معنی ہیں۔ ایسی بات جو ثابت ہو، اٹل ہو،

امرٹ ہو، اور قائم و باقی رہنے والی ہو۔ قرآن ان معنوں میں "حق" ہے کہ اس کی ہر بات اٹل ہے، ثابت ہے اور حقائق و واقعات کے مطابق ہے۔ اس کی ہر دلیل سچی اور ہر دعوٰی مبنی بر حقیقت ہے۔ زمان و مکان کے تغیر سے اس کی بات میں کوئی تغیر واقع نہیں ہو سکتا۔ یہ اپنے مقابلے میں آنے والی ہر چیز کے سامنے قائم و ثابت ہے اور کوئی چیز اس کے مقابلے میں آ کر ٹھہر نہیں سکتی۔ اس میں ثبات اور قیام ہے، فرار اور زوال نہیں۔

بَلْ مَتَّعْتُ هٰٓؤُلَآءِ وَ اٰبَآءَهُمْ حَتّٰى جَآءَهُمُ الْحَقُّ وَرَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ وَلَمَّا جَآءَهُمُ الْحَقُّ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ وَّاِنَّا بِهٖ كٰفِرُوْنَ ۝	اصل یہ ہے کہ میں نے ان لوگوں کو اور ان کے باپ دادوں کو خوب سامان دیا۔ یہاں تک کہ ان کے پاس حق اور ایک روشن رسول آ گیا۔ اور جب ان کے پاس حق آ گیا تو وہ بولے کہ یہ تو جادو ہے اور ہم اس کے منکر ہیں۔

(الزخرف ۲۸، ۲۹)

حکم قرآن مجید کا ایک نام "حکم" بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں "فیصلہ"، "ماخذِ قانون" اور "ضابطۂ حیات"۔ قرآن مجید ان معنوں میں "حکم" ہے کہ یہ انسانی زندگی کے لیے مکمل ضابطہ ہے۔ ہر قسم کے معاملات کے لیے ماخذِ قانون اور بہترین فیصلہ ہے اور اس میں حیاتِ انسانی کے لیے اوامر و نواہی کے ضابطے موجود ہیں۔

وَكَذٰلِكَ اَنْزَلْنٰهُ حُكْمًا عَرَبِيًّا ط (الرعد-۳۷)	اور اسی طرح ہم نے اس (کتاب) کو نازل کیا ہے لطور ایک صاف حکم کے۔

حکمت قرآن مجید کی ایک صفت "حکمت" بھی ہے۔ جس کے معنی ہیں "دانائی"، محکم اور دانشمندانہ بات، فیصلے میں عدل و انصاف کو ملحوظ رکھنا اور جہالت، گمراہی اور افراط و تفریط سے بچ کر چلنا۔ قرآن مجید اس لحاظ سے حکمت ہے کہ اس میں دانائی ہی کی باتیں مذکور ہوئی ہیں۔ اس میں جہالت و نادانی کا گذر نہیں کیونکہ یہ ایک حکیم و دانا ہستی کا کلام ہے۔ اس کی ہر بات محکم ہے اور دانش پر مبنی ہے۔ اور عدل و انصاف کے تمام تر تقاضوں کو پیش نظر رکھ کر کہی گئی ہے۔

وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنَ الْاَنْۢبَآءِ مَا فِيْهِ مُزْدَجَرٌ ۙ	اور ان لوگوں کے پاس اتنی خبریں پہنچ چکی ہیں کہ جن میں کافی عبرت ہے۔ اعلیٰ درجے

حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ فَمَا تُغْنِ النُّذُرُ ۝ (القمر ۵٫۴)
کی دانشمندی ہے، مگر خبردار کرنے والی چیزیں انہیں کچھ فائدہ نہیں دیتیں۔

حکیم قرآن مجید کا ایک نام "حکیم" بھی ہے، جس کے معنی ہیں "دانا" "عقل و دانش سے بھرپور، حکمت بھرا۔ یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔ قرآن مجید اس اعتبار سے "حکیم" ہے کہ اس کے ہر بیان میں حکمت، دانائی اور بصیرت ہے۔ اس میں کوئی بات ایسی نہیں ہے جو بلا مقصد ہو، فضول یا بے کار ہو، اس کے ہر حکم میں حکمت و مقصد اور اس کی ہر بات میں دانش و دانائی موجود ہے۔

یٰسٓ ۝ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ (یٰس - ۱، ۲)
یاسین۔ قسم ہے قرآنِ حکیم کی۔

ذکر قرآن مجید کا ایک صفاتی نام "ذکر" ہے۔ جس کے معنی نصیحت، یاد دہانی اور شرف و عزت کے ہیں۔ قرآن مجید کو ذکر اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں کے لیے ایک نصیحت نامہ ہے۔ وہ ایک ایسی یاد دہانی ہے جس سے انسان کا خوابیدہ ضمیر اور اس کی خفتہ فطرت کو جگایا جا سکتا ہے تاکہ وہ اپنے خالق کی صحیح معرفت حاصل کر سکے اور راہ ہدایت پہ گامزن ہو سکے۔ نیز وہ سابقہ اقوام کے عروج و زوال کو بیان کر کے انسان کی توجہ قوانینِ الٰہی اور نوامیسِ فطرت کی طرف مبذول کراتا ہے۔ مزید برآں قرآن مجید اس لحاظ سے بھی ذکر ہے کہ اس پہ عمل کر کے قومیں عزت و شرف حاصل کر سکتی ہیں۔ اور اس کو ترک کر کے وہ قعرِ ذلت میں گر سکتی ہیں۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ (الحجر - ۹)
بیشک ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

(باقی)